دل کی بات

جناب چیف ایگزیکٹو کی خدمت میں

ہے یہ گنبد کی صدا، کان لگا، غور سے سن

۱۶ مئی کو پاکستان کے چیف ایگزیکٹو جناب جنرل مشرف نے ترکمانستان کے سرکاری دورے سے واپسی پر اسلام آباد میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اعلان کیا کہ "حکومت نے قانون توہین رسالت کے تحت مقدمہ کے اندراج کا پرانا طریقہ بحال کر دیا ہے اب اس مقدمہ کی ایف آئی آر بھی دوسرے مقدمات کی طرح درج ہو گی حکومت نے علماء، دینی جماعتوں اور عوام کے متفقہ مطالبے پر اپنی مجوزہ تبدیلی واپس لے لی ہے"

جناب چیف ایگزیکٹو کے اس بیان کو شدید گرمی اور خشکی میں ہوا کا تازہ جھونکا اور بارش کا پہلا قطرہ قرار دیا جاسکتا ہے۔ ۲۱، اپریل ۲۰۰۰ء کو انہوں نے اسلام آباد میں انسانی حقوق کمیشن کی ایک تقریب میں اعلان کیا تھا کہ آئندہ قانون توہینِ رسالت کے تحت مقدمہ کا اندراج ڈی سی کی تحقیق و اجازت کے بغیر درج نہیں ہوگا ان کے اس بیان کے ساتھ ہی ملک کی تمام دینی جماعتیں متحرک ہو گئیں اور عوام میں شدید اضطراب اور بے چینی پیدا ہو گئی ہر شخص سوال کر رہا تھا کہ ہم پر کون لوگ حکمران ہیں؟ یہ کن کے مقاصد کیلئے کام کر رہے ہیں؟ کیا پاکستان میں اب توہین رسالت کی کھلی اجازت ہو گی؟ انہی سوالات کے شور میں خبر آئی کہ جمیعت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی نے ۸، مئی کو لاہور میں بڑی دینی جماعتوں کے سربراہوں کا اجلاس طلب کر لیا ہے چنانچہ یہ دعوت نامہ مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتھم کو بھی مولانا نورانی نے بھجوایا۔ اس اجلاس کو "قومی کانفرنس برائے تحفظ ختمِ نبوت" کا عنوان دیا گیا۔ کانفرنس میں حکومت کو مطالبات پیش کئے گئے اور ۱۹ مئی کو ملک بھر میں ہڑتال کا اعلان کیا گیا چنانچہ دینی اجتماعات، جلسے، جلوس، مظاہرے شروع ہو گئے جن میں شدت آتی چلی گئی تا آنکہ حکومت نے محسوس کیا کہ اگر مطالبہ نہ مانا گیا تو حکومت کی بھی خیر نہیں۔ چنانچہ جناب جنرل مشرف نے ۱۶ مئی کو یہ اہم مطالبہ تسلیم کر کے ۱۹ مئی کی ہڑتال ختم کرنے کو کہا لیکن اسلام آباد میں ہونے والے اجلاس میں مولانا فضل الرحمٰن، مولانا شاہ احمد نورانی اور قاضی حسین احمد کے علاوہ دیگر رہنماؤں نے فیصلہ کیا کہ جب تک ہمارے باقی مطالبات تسلیم نہیں کئے جاتے ہڑتال ختم ہو گی اور نہ ہماری جدوجہد رکے گی۔ کامیاب ہڑتال ہوئی اور قوم نے اپنا فیصلہ دینی جماعتوں کے مؤقف کے حق میں دے دیا۔ ہم جناب چیف ایگزیکٹو سے گزارش کریں گے کہ وہ دینی جماعتوں کے باقی مطالبات بھی منظور کریں ان مطالبات کو بھی قوم کی اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ جمعہ کی چھٹی کی بحالی، آئین کی اسلامی دفعات کو پی سی او کا حصہ بنانے، جداگانہ طریقۂ انتخاب کو باقی رکھنے، صلیبی اور صیہونی امداد سے چلنے والی این

جی اوز پر پابندی، عیسائیوں اور مرزائیوں کے قومیائے گئے تعلیمی ادارے ان کو واپس نہ کرنے کے مطالبات پر حکومت سنجیدگی سے غور کرے اور انہیں فوراً منظور کرے۔

جناب جنرل مشرف نے کراچی میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے گھر جا کر تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ

"بعض لوگوں نے مجھے اور میرے خاندان کو قادیانی مشہور کر رکھا تھا الحمد للہ ہم مسلمان ہیں، قادیانی نہیں ہیں میں واحد حکمران ہوں جس نے امریکہ کو دہشت گردی اور جہاد کا فرق سمجھایا" اچھا ہوا کہ جناب جنرل نے کھل کر اپنے عقائد اور افکار کی وضاحت کر دی۔ لیکن ایک بات سمجھ سے بالاتر ہے۔ وہ یہ کہ حکومتی اہلکاروں، وزیروں مشیروں کے بیانات تو جہاد اور مدارس عربیہ کے حق میں آتے ہیں لیکن عملی اقدامات اس کے بالکل برعکس ہیں۔ آئے روز مدارس پر چھاپے، علماء اور طلباء کی تلاشی، ان کی بے عزتی، دہشت گردی کے جھوٹے الزامات لگا کر انہیں گرفتار کرنا، آخر اسے کیا نام دیا جائے گا؟

جناب جنرل صاحب! آپ کے نورتن آپ کو مروائیں گے۔ ان میں اکثر وہی لوگ ہیں جو سابقہ حکومتوں کے بھی حاشیہ بردار تھے۔ یہ ان کے وفادار تھے نہ آپ کے وفادار ہیں۔ یہ تو اسلام اور وطن کے بھی وفادار نہیں۔ اگر آپ کچھ کرنا چاہتے ہیں تو کر گزریں۔ جو ایجنڈا آپ نے پیش فرمایا تھا اسی کو پورا کر لیں تو تاریخی کارنامہ ہوگا آپ اس وقت بلا شرکت غیرے مطلق العنان حکمران ہیں ہمت کیجئے اور قیام پاکستان کے مقاصد کی تکمیل کرتے ہوئے ملک میں مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کیجئے پھر دیکھئے اللہ کی مدد آپ کے لیے کیسے آتی ہے بالکل اسی طرح جیسے افغانستان میں نصرت الٰہیہ کا نزول ہوا ہے۔ ہمیں آپ کے مسلمان ہونے پر شک نہیں اعمال مشکوک ہیں اور اس کا کوئی بھی سبب ہو سکتا ہے اسلام کی حکومت قائم ہو گی تو ملک بچے گا، قوم بچے گی، آپ بچیں گے ورنہ.........

تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

فقیہہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی شہادت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر، جیّد عالم دین، فقیہہ اور ممتاز دینی سکالر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کو نامعلوم دہشت گردوں نے ۱۸ مئی کو کراچی کے بھرے بازار میں شہید کر دیا۔ مولانا کے ہمراہ ان کے خادم اور ڈرائیور جناب عبدالرحمن بھی جام شہادت نوش کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا شمار ملک کے ان علماء میں ہوتا تھا جن کے ہاتھ، زبان اور قلم سے کبھی کسی مسلمان کو تکلیف نہیں پہنچی وہ ایک سچے مؤمن اور صوفی کامل تھے۔ ان کا قلم ہمیشہ کفار و مشرکین اور مرتدین کی سرکوبی کیلئے وقف رہا۔ فتنہ قادیانیت کے تعاقب میں ان کا قلم گرزِ البرز شکن تھا۔ انہوں نے ہمیشہ دلیل کی طاقت، علم کی ثقاہت اور عمل کی وجاہت سے اپنا لوہا منوایا۔ ان کی مظلومانہ